سید امین گیلانی

تقویٰ

فالج کے پہلے حملہ کے بعد جب شاہ جی کی طبیعت کچھ سنبھل چکی تھی۔ میں ملتان خدمت میں حاضر ہوا تو چارپائی سے اتر کر فرش پر آبیٹھے۔ اشعار سنتے رہے اور سناتے بھی رہے۔ پھر باتوں سے باتیں نکلتی رہیں۔ قرآن و حدیث، تاریخ و ادب، لطائف و ظرائف غرض محفل خوب جمی ہوئی تھی کہ اتنے میں ڈاکیہ آیا اور ڈاک دے گیا شاہ جی نے اپنے دوسرے فرزند مولانا سید عطاءُ المحسن بخاری سے کہا بیٹا تم پڑھ کر سناتے جاؤ بھائی عطاء المحسن نے جب ایک خط کے اس فقرہ کو ختم کیا کہ

"آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ یہ رقم کیسی ہے؟ یہ روپیہ زکواۃ کا ہے جس جگہ مناسب ہو دیدیں"۔

"

یہ فقرہ سن کر شاہ جی نے بے ساختہ کہا الحمد اللہ، الحمد اللہ۔ میں کچھ چونکا کہ یہ زکواۃ کے روپے پر الحمد اللہ کیسی۔ جب ڈاک سن کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا شاہ جی یہ زکواۃ کے روپیہ پر الحمداللہ سمجھ میں نہیں آئی فرمایا کچھ دن ہوئے میرے نام ایک سو روپیہ کا منی آرڈر آیا تھا جس میں تفصیل کچھ نہ تھی کہ یہ روپیہ جماعت کے لئے ہے یا میری ذات کے لئے ہے۔ پھر کچھ دوست مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے صدقات اور زکواۃ کا روپیہ بھی بھیج دیتے ہیں میں وہ روپیہ انہی حدود شرعی میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ مگر ان صاحب نے کچھ بھی تو نہ لکھا۔ پوچھا تو پتہ چلا کہ زکواۃ تھی۔ پھر اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر صدری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا وہ روپیہ میرے پاس محفوظ ہے اس لئے الحمداللہ کہا میرا ذہن فوراً اس طرف گیا کہ ساری عمر انگریز کی مشینری کانگرس اور سکھوں سے روپیہ لینے کا الزام شاہ جی پر لگاتی رہی۔ کوئی ان سے پوچھے کہ اس روپے کا کسے علم تھا جس کی شاہ جی نے اتنی تحقیق اور فکر کی!۔

شاہ جی سے میری ملاقات

میری ملاقات حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے ایک ہی دفعہ ملتان میں ہوئی تھی۔ جب ان پر فالج کا دورہ پڑا تھا میں عیادت کے لئے گیا تو بڑے تپاک سے ملے۔ بہت خوش ہوئے اور حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب قدس سرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ " میں اپنی زندگی کے ان چند لمحات کو اپنے لئے وسیلہ نجات سمجھتا ہوں جو تھانہ بھون میں حضرت کی صحبت میں گذرے" یہ فرما کر آبدیدہ ہوگئے اور مجھ پر بھی کیفیت طاری ہوگئی۔ مرحوم میں بڑی خوبیاں تھیں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس کی نعمتوں سے مالا مال فرمائیں

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ